رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۷ | مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۱۹ء | شنبہ | مطابق ۲۸ صفر ۱۳۳۸ھ | نمبر ۴۱

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

ایام زیر رپورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ناساز رہی۔ اور تا حال ناساز ہے۔ خدا تعالیٰ صحت بخشے۔

۱۸۔ نومبر کو جناب ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور تشریف لائے۔ اور تھوڑی دیر ٹھہر کر گورداسپور چلے گئے۔

۱۸۔ نومبر کو حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے مشکوئے معلیٰ میں دختر تولد ہوئی۔ خدا تعالیٰ محترمہ مدظلہا اور تمام خاندان کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اس تقریب پر ۱۹۔ نومبر کو مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول میں تعطیل منائی گئی۔

دفتر امور عامہ کی طرف سے ایک اعلان موصول ہوا ہے جو مفصل آئندہ درج کیا جائیگا کہ جن اصحاب نے دوران جنگ میں خدمات انجام

نامہ لنڈن

(نوشتہ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر)

ایک معزز سکاچ خاتون اسلام

احباب سے ملاقاتیں

اخویم ڈاکٹر احمد جارج میوسل بلی ایم ڈی ملاقات کے لئے آئے اور اپنے حالات سناتے رہے۔ وہ جوش سے پُر اور اظہار اخلاص میں ترقی کا قدم اٹھا رہے ہیں۔ مسیحی پادریوں سے مباحثے کرتے رہتے ہیں۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر سلیمان جو جنوبی افریقہ کے رہنے والے اور ڈاکٹری کے آخری امتحان کی تیاری کر رہے ہیں۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے محبت رکھتے ہیں۔ ہفتہ وار میٹنگ کے لئے تشریف لائے۔ اور انکی ساتھ ایک نہایت مصروف اور دلچسپ شام گذارنے کا موقعہ ملا۔ خط لکھتے وقت اخویم سعید ولسن میرے پاس ہیں وہ بستر سے ابھی تشریف لائے ہیں۔ ان احباب کے سوا مسلم اور غیر مسلم عرب و ہندی دوست ہر روز برابر آتے اور سلسلہ عالیہ کے محاسن سنتے رہے ہیں۔

کیا تمہارا خدا یہاں رہتا ہے

عیسائیت کی عجیب و غریب تعلیم نے اس ملک کے لوگوں کو اسلام کی سادہ تعلیم کے سمجھنے میں بھی غلطیوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔ ذیل کی گفتگو جو ایک لیڈی سے ہوئی۔ اُمید ہے کہ میرے اس خیال کی تائید کریگی وہو ہذا۔

لیڈی (میری سبز پگڑی دیکھ کر) کیا آپ سلسلہ احمدیہ سے ہیں۔

نیّر۔ ہاں میڈم! احمدی مبلغ ہوں۔

لیڈی۔ کیا آپ اُسی موعود کا انتظار کرتے ہیں۔ جس کا مسز بسنٹ اعلان کر رہی ہے۔

نیّر - نہیں! فرق یہ ہے کہ مسز بسنٹ انتظار کراتی ہے۔ ہم بتاتے ہیں کہ "وہ آچکا"۔ اور اسکے اسم مطہر" احمدیہ مومنٹ" ہے۔

لیڈی - ویل! میرے پاس تمہارا لٹریچر ہے۔ میں پڑھونگی اور کبھی آپ کے پاس آؤنگی - اور کیا تمہارا خدا یہاں رہتا ہے؟

نیّر - میڈم! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں - ہمارا خدا کمزور انسان نہیں - نہ وہ کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اس کا بیٹا - وہ ہر جگہ موجود ہے - مگر آپ کا منشاء شاید یہ ہے - کہ ہمارا "سردار" اور بانی سلسلہ۔

لیڈی - ہاں ہاں وقت نہیں پھر سہی - گوڈ بائی۔

نیّر - بہت اچھا! ضرور پھر آئیں - گوڈ بائی۔

تقریریں

احمدیہ لیکچر روم میں حاضرین نے "دعا و صلوٰۃ" پر تقریر کی - حاضری کافی تھی - ہمارے جلسوں میں اب لوگ خود بخود آنے لگے ہیں - اچھی خاصی رونق ہو جاتی ہے - میں نے ۴۵ منٹ تقریر کی - اور اس کے بعد جناب مفتی صاحب نے اسی مضمون پر تقریر فرمائی حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ اسی ہفتہ میں جمعہ اور ایتوار کے دن جناب چودھری فتح محمد صاحب نے فرکسٹن میں اسلام پر دو تقریریں کی ہیں - وہاں لوگوں کو دین حقہ اسلام اور حضرت مسیح موعود کے دعاوی سے بہت دلچسپی پیدا ہوگئی ہے - آئندہ ایتوار کو اخویم محمد سلمان فیتھ "میں کیوں مسلمان ہوا" پر تقریریں فرمائینگے۔

ایک معزز تعلیم یافتہ سکاچ خاتون کا اسلام

مسز میگی رابرٹس نام ایک سکاچ خاتون کچھ عرصہ سے حضرت مفتی صاحب کے زیر تبلیغ تھیں ہفتہ رواں میں جناب مفتی صاحب کے ہاتھ پر انہوں نے قبول اسلام کیا - اور ان کا نام "ماجدہ" رکھا گیا ہے - وہ بہت قابل اور ذہین ہیں - زنانہ پولیس میں افسر رہ چکی ہیں - سرکار کی حسن خدمات جنگ کے باعث ملک معظم سے طلائی گھڑی انعام پا چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے آمین ثم آمین - ان کے ذریعے ایک بڑے خاندان کے احمدی ہونے کی امید ہے۔

چندہ اور دو نئے احمدی

ہفتہ رواں میں دو نئے اصحاب احمدی ہوئے ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

(۱) علی محمود (۲) اوریس بوتن۔

نو احمدیوں اور پرانے انگریز و عرب دوستوں کا چندہ ہفتہ رواں میں ۵ پونڈ - ۱۰ - شلنگ ہے - یہاں کے دوست اپنے فرائض پہچاننے لگے ہیں - اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ کوئی ایسا شخص بھی بھیجدے - جو "ترقی اسلام" کو یہاں اخراجات سے آزاد کردے - مگر سر دست تو اخراجات کا بوجھ سر پر ہے اور اسوقت جبکہ ہر چیز کی قیمت بہت بڑھی ہوئی ہے - اور چندہ دینے والے اس جگہ محض غرباء ہیں - ہندوستان کی جماعت پر ہی بوجھ ہے۔

پانچ مبلغ

میرے اور چودھری فتح محمد صاحب کے آنے سے قبل یہاں پر صرف دو مبلغ تھے - مگر ہمارے آنے سے چار ہوئے - اور اخویم ساگر چند کے شامل ہو جانے سے ہم پانچ آدمی کام کرنیوالے ہیں - اور سو پونڈ ماہوار کا خرچ ہے - اللہ تعالیٰ آپکے مالوں اور جانوں میں برکت دے اور کوششوں کو ہر رنگ میں بارور کرے - ہم دعا کرتے ہیں آپ بھی دعا کریں - اور "ترقی اسلام" کا زور سے ہاتھ بٹائیں ۔

اخبار احمدیہ

تبلیغی سکرٹری

مختلف مقامات میں جو تبلیغی سکرٹری مقرر ہوئے ہیں - ان کی ایک فہرست الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہے - اس کے بعد حسب ذیل اصحاب مقرر ہوئے۔

(۱) منشی عبدالمجید صاحب - پشاور۔
(۲) میاں عبدالحکیم صاحب سٹیشن ماسٹر - سٹیشن جمرود۔
(۳) مولوی رحمت اللہ صاحب - بنگہ ضلع جالندھر۔
(۴) مولوی عبدالعزیز صاحب - سہارنپور۔
(۵) مولوی امام الدین صاحب سیکھواں ضلع گورداسپور
(۶) میاں معین الدین صاحب - مردان
(۷) میاں عبدالکریم صاحب - بٹالہ۔
(۸) مستری الٰہی بخش صاحب - امرتسر
(۹) بابو عبدالغنی صاحب گڈس کلرک - انبالہ۔
(۱۰) چودھری غلام محمد صاحب شیخوپورہ
(۱۱) مولوی صدرالدین صاحب - عربی ماسٹر - کوہاٹ

اس وقت تک جس جگہ کوئی تبلیغی سکرٹری مقرر نہیں ہوا۔ وہاں کے احباب بہت جلد اس طرف متوجہ ہوں - والسلام

رحیم بخش - ناظر تالیف و اشاعت قادیان

احمدی احباب کو اطلاع

خاکسار کا گاؤں اسٹیشن شورکوٹ روڈ سے بالکل قریب یعنی صرف چار سو کرم کے فاصلہ پر جانب شمال واقع ہے اگر کسی بھائی کا یہاں سے گذر ہو - تو ضرور بلکر اور رات رہکر جایا کریں اگر کوئی مبلغ صاحب آویں تو ضرور ہی اتریں تاکہ وعظ وغیرہ بھی ہو سکے - الراقم - خاکسار عمرالدین احمدی از چک ۳۲۷ اسٹیشن شورکوٹ روڈ۔

اعلان نکاح

محمد کریم بیگ صاحب ملازم گورا پلٹن ۳۳ سیالکوٹ کا نکاح ۵۰۰ صد روپیہ مہر پر اللہ رکھی بنت عبدالرحیم صاحب امرتسر سے پڑھا گیا ۔

زر زکوٰۃ

پچھلے دنوں اخبار پیغام صلح نے جو ایک بے بنیاد افواہ شائع کی تھی کہ "خانصاحب" چودھری نعمت اللہ خان صاحب منیجر ایمپیریل بنک شاخ جالندھر نے فسخ بیعت کی ہے اسکی تردید ہم خانصاحب موصوف ہی کے خط سے ۸ - نومبر کے الفضل میں شائع کر چکے ہیں - انہی صاحب نے مبلغ یک صد روپیہ زکوٰۃ کا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور بھیجا ہے

ولادت

میاں محمد افضل صاحب احمدی گوجرانوالہ کے ہاں ۱۴ - نومبر کو لڑکا پیدا ہوا - اللہ تعالیٰ مبارک کرے

درخواستہائے دعا

قریشی امیر احمد صاحب قادیان کا بڑا لڑکا - اور پنڈی بھیری کے برادر روشن الدین احمدی خود اور ان کی والدہ بیمار ہیں - احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں - اور برادر بابو محمد جان صاحب سٹیشن ماسٹر نیروبی ۱۱ - دسمبر میں افریقہ سے بعزم ہند چلینگے - وہ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں ۔

نماز جنازہ

میاں فتح دین ولد کرم دین ساکن شادیوال تحصیل گجرات فوت ہو گئے ہیں - نیز امۃ الرشید دختر میاں عبداللہ صاحب ابن مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی ایک ماہ زندہ رہکر فوت ہو گئی - احباب جنازہ غائب پڑھیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۲ نومبر ۱۹۱۹ء

اخبار پرکاش کی نہایت دل آزار تحریر
مسلمانوں اور عیسائیوں کے متعلق

کچھ عرصہ ہوا۔ انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے پنڈت دیانند صاحب بانی آریہ سماج کی کتاب ستیارتھ پرکاش کے متعلق ایک پُر زور اور زبردست لیڈنگ آرٹیکل لکھ کر ذمہ دار حکام کو اس میں درج شدہ امور کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اس کے خلاف آریہ سماج میں یوں تو ایک تہلکہ پڑ گیا۔ لیکن سول کے بیان کردہ امور میں سے کسی ایک کی بھی آریہ صاحبان تردید نہ کر سکے۔ اور پھر سول کے یہ لکھ دینے پر کہ اس نے یہ آرٹیکل کسی کی دل آزاری کے لئے نہیں لکھا۔ انہوں نے بالکل خاموشی اختیار کر لی تھی۔ لیکن حال میں اخبار پرکاش نے سول اینڈ ملٹری گزٹ کے جواب میں ایک نہایت ہی دل آزار تحریر شائع کی ہے۔ جس میں سول کی اور تو کسی بات کا جواب نہیں دیا گیا۔ صرف مسئلہ نیوگ کے متعلق بہت ہی تکلیف دہ اور رنج افزا ڈھنگ اختیار کیا گیا ہے اور یہاں تک دیدہ دلیری سے کام لیا گیا ہے۔ کہ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہیں مسلمان اور عیسائی دونوں قومیں خدا کا نبی اور برگزیدہ انسان سمجھتی ہیں نیوگ کے ذریعہ پیدا شدہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"حضرت داؤد جن کو ہمارے دوست ایک بڑا نامور بادشاہ اور پیغمبر بھی مانتے ہیں۔ فارص کی اولاد میں سے ہے۔ جس کو ایک غیر اسرائیلی عورت نے اپنے سسر یہوداہ کے ساتھ سماگم کر کے پیدا کیا"۔

پھر حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

"وہ میرے خیال میں یہ ثابت ہے کہ بھگوان مسیح توریت کے پابند تھے۔ اور نیوگ کے قائل۔ اور اس رسم کی پابندی اپنے پیروؤں میں لازمی سمجھتے تھے"۔

اسی قسم کے دل آزار اور تکلیف دہ فقرات سے پرکاش کا یہ مضمون پُر ہے۔ اس سے مسلمانوں اور عیسائیوں کو جسقدر تکلیف اور رنج پہنچایا گیا ہے۔ اس کے متعلق ہم خود کچھ نہیں کہتے۔ ایک آریہ اخبار میں ایک ہندو صاحب نے ہی اس کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اسی کو پیش کرتے ہیں۔ ۱۳۔ نومبر کے روزانہ اخبار لیڈر میں "نیوگ کا خبط اور اخبار پرکاش کی ایک افسوسناک تحریر" کے عنوان سے ایک ہندو صاحب لکھتے ہیں:۔

"یہ ناممکن ہے کہ مسلمان اور عیسائی اخبار پرکاش کی اس تحریر کو پڑھیں۔ اور ان کے دل میں جوش کے بھر نہ آئیں۔ اگر وہ اس تحریر کا جواب دینے کی کوشش کریں گے۔ تو لازمی ہے کہ وہ ہندو بزرگوں اور ہندو کتب مقدس کے خلاف لکھیں گے اور جھگڑا بڑھیگا"۔

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ اخبار پرکاش کا مذکورہ بالا مضمون اسقدر تکلیف دہ اور دل آزار ہے کہ ایک ہندو جس پر اس مضمون کا بالواسطہ یا بلا واسطہ کسی قسم کا بھی اثر نہیں ہے۔ اور جو بالکل ایک بے تعلق انسان ہے۔ وہ بھی تسلیم کرتا اور علی الاعلان شائع کرتا ہے کہ یہ ناممکن ہے مسلمان اور عیسائی اخبار پرکاش کے اس مضمون کو پڑھیں اور ان کے دل جوش سے نہ بھر جائیں۔ لیکن کسقدر رنج اور افسوس کا مقام ہے کہ ایڈیٹر پرکاش کو جس پر اخلاقی اور قانونی ذمہ داری خاص طور پر عائد ہوتی ہے۔ اس بات کا خیال تک نہ آیا۔ اور اس نے اس تکلیف اور دکھ کا ذرا بھی احساس نہ کیا۔ جو مسلمانوں اور عیسائیوں کو اس مضمون سے لازمی طور پر پہنچنی تھی۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے۔ کہ آریہ سماج کی بنیاد جن امور پر رکھی گئی ہے۔ ان میں سے سب سے نمایاں امر دوسرے مذاہب کے بزرگوں کی ہتک اور تذلیل کر کے ان برگزیدوں سے گندے اور ناپاک سے ناپاک الزام لگانا۔ اور انہیں بُرے سے بُرے رنگ میں پیش کر کے ان کے پیروؤں کی دل آزاری کرنا ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق ہم خود نہایت تفصیل کے ساتھ لکھ چکے ہیں۔ اور سول اینڈ ملٹری گزٹ نے بھی خاص طور پر اسی کے متعلق لکھا تھا۔

دیگر مذاہب کے واجب الاحترام اور مقدس بزرگوں کی ہتک کر کے ان کے عقیدت شعاروں کی دل آزاری کرنا اور انہیں دکھ اور تکلیف پہنچانا آریہ اخباروں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اخبار پرکاش نے ایسا ناپاک مضمون شائع کرتے ہوئے مسلمانوں اور عیسائیوں کے جذبات اور احساسات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کی۔ اور ایک ایسی رسم (نیوگ) کی حمایت کرتے ہوئے جس پر علی الاعلان عمل کرنے کی اسوقت تک خود آریہ صاحبان کو بھی جرأت نہیں ہے۔ اسے نہایت مقدس اور برگزیدہ انسانوں کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ اس سے بڑھ کر بے ہودگی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ نیوگ کی رسم پر خود تو آریہ صاحبان عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں لیکن زبانی طور پر اس کو تسلیم کر کے اس کی خوبی ثابت کرنے کے لئے دوسرے مذاہب کے بزرگوں کی طرف منسوب کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ حالانکہ ان بزرگوں کے پیرو نہایت نفرت اور حقارت سے اس کو دیکھتے ہیں۔

اخبار پرکاش کے اس مضمون کے متعلق روزانہ اخبار لیڈر نے بھی اپنے اسی پرچہ میں "نیوگ کا خبط" کے عنوان سے ہی ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے۔ جس میں اس نے بتایا ہے کہ نیوگ کے متعلق آریوں کی پوزیشن کیا ہے۔ اور اس کو دوسرے مذاہب کے بزرگوں کے سر منڈھنا ان کے لئے کہاں تک جائز اور درست ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

"اس میں شک نہیں کہ آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند نے مسئلہ نیوگ کو ویدک اصول مان کر اس پر عمل کرنے کا بڑے زور سے حکم دیا ہے لیکن آریہ سماج جب سے قائم ہوا ہے۔ کسی آریہ سماجی نے نہ تو اس پر عمل کیا ہے۔ اور نہ ہی اُمید ہے

کبھی اسپر عمل کیا جاوے - بلکہ اس کے برخلاف بڑے بڑے آریہ سماجی اور رشی دیانند کے بھگت اور انکی تعلیم کے ماننے والے جب کبھی ان کو ضرورت پڑتی ہے - نیوگ کی بجائے بیوہ کی شادی کی طرف رجوع کرتے ہیں - حالانکہ سوامی دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں نیوگ کا بدھوا بواہ کے ساتھ اچھی طرح مقابلہ کرکے یہ بتایا ہے کہ بدھواؤں کی شادی بالکل ناجائز اور نیوگ پرم دھرم ہے یہ تو تھی نیوگ کے متعلق آریہ سماج کی عملی پوزیشن لیکن جہاں تک بحث مباحثہ کا تعلق ہے - اس مسئلہ کے لئے جس پر کہ نہ آریہ سماجی عمل کرتے ہیں اور نہ کرینگے - آریہ سماجیوں نے تمام دنیا کے مذاہب کے ساتھ تحریری و تقریری جنگ شروع کر رکھا ہے - اور اس پہلو میں وہ اسقدر دلیر ہیں کہ اس مسئلہ کی صداقت یا اچھائی ثابت کرنے کی بجائے وہ مخالفین کو یہ کہنے لگ جاتے ہیں - کہ ان کے بزرگوں میں بھی نیوگ کا رواج تھا - اور تو اور وہ یہاں تک کہنے سے بھی نہیں جھجکتے - کہ تمہارا فلاں بزرگ نیوگ سے پیدا ہوا تھا - آریہ سماجیوں کی یہ پوزیشن کس قدر مضحکہ خیز ہے اسپر کچھ زیادہ تحریر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم خود آریہ سماجی ہیں - اور ایک عرصہ تک نیوگ کو ایک ویدک مسئلہ مانتے رہے ہیں - لیکن زیادہ غور کرنے کے بعد اب نہ تو ہم اس مسئلہ کو ویدک مانتے ہیں اور نہ ہی آریہ سماجیوں کی یہ پوزیشن ہم کو اچھی معلوم ہوتی ہے - کہ خود تو اپنے طرز عمل سے نیوگ کی تردید اور شادی بیوگان کی تائید کریں جسے سوامی دیانند نے نہایت ہی ناپاک اور ناجائز رسم قرار دیا ہے - لیکن دوسرے مذاہب کے بزرگوں کو نیوگ سے پیدا شدہ قرار دینے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں "

اخبار لیڈر نے مندرجہ بالا سطور میں نیوگ کے متعلق خود آریہ صاحبان کی جو پوزیشن بیان کی ہے - اس سے معلوم ہو سکتا ہے - کہ وہ خود عملی طور پر کہاں تک اس کی صداقت کے قائل ہیں - ایسی صورت میں اخبار پرکاش کا دوسرے مذاہب کے مقدس اور برگزیدہ انسانوں کی طرف اس رسم کا منسوب کرنا نہ صرف نہایت ہی مضحکہ خیز حرکت ہے - بلکہ سخت دل آزار اور تکلیف دہ فعل بھی ہے - جسکے خلاف ہم بڑے زور کے ساتھ صدائے احتجاج بلند کرتے - اور گورنمنٹ عالیہ کو توجہ دلاتے ہیں - کہ وہ اخبار پرکاش کے اس مضمون پر جس میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے مذہبی جذبات کو نہایت بیدردی سے پائمال کیا گیا ہے - نوٹس لے -

اخبار لیڈر نے اخیر میں پرکاش کے مضمون کے متعلق اپنی جو رائے ظاہر کی ہے - وہ یہ ہے کہ :-

" ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا - کہ ریاست پٹیالہ کے ماسٹر رونق رام صاحب شاد نے ایک سکھ گورو کو نیوگ زاد لکھ کر آریہ سماجیوں اور سکھوں کے لئے ایک مشکل کھڑی کر دی تھی - اور اسکی وجہ سے آریہ سماج کو قریباً پندرہ ہزار روپیہ قربان کرنا پڑا تھا - ہمیں اندیشہ ہے کہ پرکاش کی مذکورہ بالا تحریر بھی اس کے اور آریہ سماج کے لئے کسی مصیبت کا باعث ہو - کیونکہ جس حالت میں سکھوں جیسی مٹھی بھر قوم یہ برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہو کہ ان کے ایک گرو کو نیوگ زاد لکھا جاوے - اس حالت میں غیور مسلمانوں اور عیسائیوں سے یہ کب اُمید ہو سکتی ہے کہ اپنے بزرگوں کی شان میں اور اپنی مقدس کتاب توریت کے متعلق ایسے کلمات سن سکیں - ہماری خیال میں اخبار پرکاش نے یہ تحریر شائع کرکے ایک سخت غلطی کی ہے - اور مناسب ہو گا کہ وہ بہت جلد اسکی تلافی کر دے "

اب مسلمانوں اور عیسائیوں کو فیصلہ کر لینا چاہیئے - کہ انہیں پرکاش کے متعلق کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے ہمارے خیال میں اخبار پرکاش کا اس تحریر کی اشاعت پر اظہار افسوس کرکے معافی مانگ لینا ہرگز کافی نہ ہو گا کیونکہ اس سے اس صدمہ اور تکلیف میں جو مسلمانوں اور عیسائیوں کو پہونچی ہے - کوئی کمی نہیں ہو سکتی - ہاں کوئی ایسی صورت ہونی چاہیئے - جس سے مسلمانوں اور عیسائیوں کے صدمہ کا بھی ازالہ ہو سکے - اور یہ دل آزار تحریر بھی حرف غلط کی طرح مٹائی جا سکے *

ہم دیکھیں گے - کہ وہ مسلمان اخبار جنہوں نے سول اینڈ ملٹری گزٹ کے مضمون متعلق ستیارتھ پرکاش کے خلاف اپنی رائے ظاہر کی تھی وہ اب بھی غیرت اور حمیت سے کام لیکر اخبار پرکاش کے اس مضمون پر کوئی نوٹس لیتے ہیں یا اس کو بھی - ایں ہم اندر عاشقی غمہائے بالائے دگر کہکر خاموش ہو جاتے ہیں *

دونوں میں سے ایک جھوٹ

کچھ عرصہ ہوا - مولوی محمد علی صاحب نے "اپنے احباب کو ایک ضروری نصیحت" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا تھا - جس میں اپنی انجمن کی کامیابی کے ثبوت میں سب سے بڑی بات پیش کی تھی - کہ غیر احمدی بھی ان کے ساتھ ملکر ان کے کام میں حصہ لینے لگ گئے ہیں - چنانچہ لکھا تھا :-

" ہم نے سنہ ۱۹۱۴ء میں اس انجمن کی بنیاد رکھی - اس کام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے احباب نے گذشتہ پانچسال میں جس قدر کوشش کی ہے - وہ خود اپنے نتائج سے ظاہر ہے جن نتائج کو نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرونی پبلک بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہے اور جس کا اعتراف سارے مسلمانوں کو بہانا پڑتا ہے کہ وہ خود بھی ہمارے ساتھ ملکر اس کام میں حصہ لے رہے ہیں "

لیکن اس کے تھوڑے ہی دن بعد مولوی محمد علی صاحب نے ایک سائل کی خط کے جواب میں لکھا کہ :-

" ہماری جماعت اسوقت ایک لاکھ روپیہ اشاعت اسلام کے لئے صرف کر رہی ہے - اور مخالفت بھی نہ صرف قادیانی جماعت تک محدود ہے - بلکہ غیر احمدی بھی ہمارے ہی زیادہ مخالف ہیں "

یہ الفاظ ۲۴ ستمبر ۱۹۱۹ء کے پیغام میں شائع ہو چکے ہیں اب سوال یہ ہے کہ ایک طرف مولوی محمد علی صاحب کا یہ کہنا کہ سارے مسلمان ان کے ساتھ ملکر ان کے کام میں حصہ لے رہے ہیں - اور دوسری طرف یہ لکھنا کہ غیر احمدی انہی کے زیادہ مخالف ہیں کہاں تک آپس میں مطابقت رکھتا ہے - غالباً مولوی صاحب نے اپنی چند ہی دن پہلے کی تحریر کے خلاف یہ الفاظ ایک سائل پر اثر ڈالنے کے لئے اس خیال سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

دین کو دنیا پر مقدّم کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۱ - اکتوبر ۱۹۱۹ء

(مرتبہ مہر محمد خان شہاب احمدی مالیر کوٹلوی)

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:-

دین و دنیا کے مقابلہ کا ابتلاء ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا

ہر زمانہ کے لئے کچھ ابتلاء ہوتے ہیں - جن کی برداشت کئے بغیر اور جن کے نازل ہوئے بغیر اور پھر جنہیں اپنے ایمان کو سلامت نکال لینے کے بغیر کامیابی نہیں ہو سکتی - کسی زمانہ میں کوئی ابتلا ہوتا ہے - اور کسی میں کوئی متفرق طور پر متفرق ابتلا آتے ہیں - کبھی ایسے کہ مثلاً رسول کریمؐ کے زمانہ میں اپنے ملک میں فتنہ پڑا - کبھی ایسے جیسا کہ مسیح ناصری کے زمانہ میں ہُوا - کہ ایک قوم میں رہتے ہوئے اس سے جدائی اختیار کرنی پڑتی ہے - کبھی حضرت موسےٰ کے زمانہ کی طرح کہ حکومت کے مظالم کو برداشت کرنا پڑتا ہے - اور کبھی رعایا کے اعتراضات حکومت پر کرنے کا فتنہ ہوتا ہے - جیسا کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کے وقت میں ہُوا لیکن ایک ابتلاء اس قسم کا ہے کہ وہ ہر نبی کے وقت میں آیا ہے - اور اب بھی جب کبھی دنیا میں کوئی تغیر ہو گا - ابتلاء پیش آئیگا - وہ ابتلاء دین اور دنیا کا مقابلہ ہے - یعنی دُنیا کے مقابلہ میں دین کو مقدم کرنا - یہ ابتلاء ہر نبی کے زمانہ میں آیا ہے - حضرت موسیٰ کے وقت میں یہ ابتلاء آیا - حضرت داؤد و حضرت سلیمان کے وقت میں یہ ابتلاء آیا حضرت عیسیٰ کے وقت میں یہ ابتلاء آیا - اور بالآخر ہمارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں بھی یہی ابتلاء پیش آیا - پس یہ ابتلاء ہر نبی کے وقت میں آتا ہے - کہ دین کو دنیا پر مقدم کرو -

ایک طرف دنیا کی خوبصورتی اور محبوبیت ہوتی ہے اور وہ نقد بہ نقد محبوب نظر آتی ہے - مگر اس کے مقابلہ میں دین ہوتا ہے - اور دین کی خاطر اس کو ترک کرنا پڑتا ہے - یہ بڑی آزمائش ہوتی ہے - مگر جب تک ایک انسان اس میں سے نہ گذرے - وہ خدا کے پیاروں میں داخل نہیں ہو سکتا -

اسلام کی تعلیم دین و دنیا کے تعلقات کے بارہ میں

اسلام اس بات کی تعلیم نہیں دیتا کہ دنیا کو کلی طور پر چھوڑ دیا جائے - یہ تو ایک بدعت ہے - حضرت مسیح کی طرف اس تعلیم کو منسوب کیا جاتا ہے کہ تم جب دولت کو چھوڑ دو گے - تو خدا کو پاؤ گے - پھر رہبانیت ہے - کہ شادی نہ کرنا - غسل نہ کرنا - مال نہ رکھنا لیکن اللہ تعالیٰ کہتا ہے - کہ یہ ایک بدعت ہے جس کی پوری نگہداشت ان لوگوں سے نہ ہو سکی - اب اسلام میں بھی یہ خیالات آ گئے - اور بعض لوگوں نے سمجھ لیا ہے کہ کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے - نہ تجارت میں ہاتھ ڈالنا چاہیئے نہ زراعت میں - اور بعض نے تو یہاں تک ترقی کی - کہ اپنے آلہ تناسل کو بھی کاٹ دیا - یہ خیال بعض صحابہ کے دل میں بھی پیدا ہو گیا تھا - چنانچہ ایک صحابی ابو ذر غفاری تھے - ان کو ترک دُنیا میں یہاں تک غلو تھا - کہ دوسرے صحابہ سے لڑتے پھرا کرتے تھے - پس یہ نتیجہ اسی زمانہ میں پیدا ہو گیا تھا - اس لئے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا - کہ اگر عیسائیت نے ترک دنیا کی تعلیم دی - تو مسلمانوں میں اس کا وجود نہیں - اس میں شک نہیں کو اسلام کی حفاظت کا خدا کی طرف سے وعدہ ہے - چنانچہ قرآن کریم کو خداوند کریم نے محفوظ رکھا ہے - لیکن بعد میں اس قسم کی حدیثیں بنائی گئیں - جنمیں ترک دنیا پر زور دیا گیا ہے - پس وہ حدیثیں وہی تعلیم دیتی ہیں - جو مسیح کی طرف سے منسوب کردہ تعلیم کے مطابق ہیں - لیکن یہ تعلیم خدا کی طرف نہیں ہو سکتی - باوجود اس کے ہم کہتے ہیں - ایک حد تک تمام مذاہب میں ترک دُنیا کی تعلیم ہے - اور وہ یہ ہے - کہ جب دین و دُنیا کا مقابلہ آن پڑے - تو ایک مومن کا فرض ہے کہ اس وقت دنیا کو چھوڑ کر دین کو اختیار کرے -

اسلام یہ نہیں سکھاتا کہ بالکل دنیا کو ترک کر دو - بلکہ وہ یہ تعلیم دیتا ہے - کہ دنیا کماؤ - محنت کرو - لیکن جب دین و دنیا کا مقابلہ آن پڑے - اسوقت دین کو مقدم کرو - اور دنیا کی پروا نہ کرو - بلکہ یہاں تک کہتا ہے - کہ ہر طبقہ کے لوگ علیحدہ علیحدہ ہوں - مثلاً کچھ ایسے ہوں - جو زراعت پیشہ ہوں - بعض لوگ تجارت کریں - اور بعض سیاست میں پڑ جائیں - اور جو علماء اور صلحاء ہوں - وہ بالکل دُنیا سے علیحدہ ہو کر دین کی خدمت کریں - پس یہ بات تمام مذاہب میں ہے - اور یہاں تک ہونا چاہیئے - مگر جن مذاہب نے عام طور پر یہ تعلیم دی ہے - کہ سب کے سب دنیا سے قطع تعلق کریں - انہوں نے غلطی کی ہے - اسلام کی عام تعلیم یہ ہے - کہ دین و دنیا کے مقابلہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرو - اور اس وقت تمہاری دنیا کی محبت سرد ہو جانی چاہیئے -

حضرت مسیح موعود کی دین و دُنیا کے بارے میں تعلیم

اس زمانہ کے مصلح - مامور اور امام نے اس بات کو شرائط بیعت میں داخل کیا ہے - کہ دین کو دنیا پر مقدم کرو - پہلے دنیا میں اسقدر ترقی نہیں ہوئی تھی - نہ پہلے قوموں میں اسقدر میل ملاپ تھا - نہ تمدن میں اسقدر وسعت تھی - نہ تجارتی تعلقات ایسے قائم تھے - نہ اسقدر ایجادات تھیں - نہ اتنا کپڑا تھا نہ اسقدر غلہ پیدا ہوتا تھا - آج دنیا کے دل بہلانے کے لئے ہزاروں سامان نکل آئے ہیں - مگر اسوقت کے دل بہلاؤ کے سامان کشتی اور گھوڑے دوڑانے تک محدود تھے - اب کئی قسم کے باجے اور کئی قسم کی کھیلیں پیدا ہو گئی ہیں - اور ہزاروں تھیٹر قائم ہیں - اور شب و روز لوگ ان میں محو رہتے ہیں - یہ تو وہ کھیلیں ہیں - جو اجتماع سے تعلق رکھتے ہیں - لیکن گھروں میں بھی اس قسم کے سامان موجود ہیں - مثلاً فونو گراف - گراموفون - یہ تمام دل بہلانے کے ذریعہ اور عیاشی کے سامان ہیں - لباسوں میں ترقی ہوئی ہے - مکانوں میں وسعت ہے - کھانوں میں زیادتی ہے - ایک وقت وہ تھا کہ لوگوں نے انگور کا نام سنا ہوا تھا - مگر اب گاؤں گاؤں کے لوگ انگور کھاتے ہیں - اسوقت ایسے علاقے تھے جہاں گیہوں نہ پیدا ہوتا تھا - لیکن آج یہ حالت ہے کہ

دُنیا کے بڑے سے بڑے کی چیز ایک گاؤں میں میسر آسکتی ہے پنجاب کا ایک صوبیدار گذرا ہے راجپوت اسپر بہت فخر کرتے ہیں - اور وہ اکبر کی طرف سے پنجاب کا گورنر تھا جب کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ میں تھا - اس کی ماں کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ انگور کھائے - وہ ایک گاؤں کے رہنے والی تھی - اور اس کا خاوند ایک زمیندار تھا حیران ہوا - انگور کہاں سے لائے - اسوقت یہ خیال تھا کہ اگر حاملہ کو وہ چیز نہ دیجائے - جس کی اسے خواہش ہو تو حمل گر جاتا ہے - اس کا خاوند تلاش میں تھا کہ انگور مل جائیں اتنے میں اُسے معلوم ہُوا - کہ کابل سے ایک قافلہ دلی بادشاہ کے لیے میوے لئے جا رہا ہے - وہ شخص اس کے پاس گیا - اور کہا کہ میری بیوی حاملہ ہے اور اسکی خواہش ہے - کہ اسے انگور دیے جائیں - میر قافلہ نے کہا کہ میں بلا قیمت انگور اس شرط پر دیتا ہوں کہ تم لکھ دو کہ اگر تمہارا یہ بچہ حاکم ہُوا تو ہمارا محصول معاف کردیگا اس نے کاغذ لکھ دیا - ساتھیوں نے کہا کہ یہ کیا بات ہے اس نے جواب دیا - کہ یہ عورت جنگل میں ہے - اس کے دل میں جو خواہش پیدا ہوئی ہے - یہ اس کی نہیں - بلکہ اس بچہ کی ہے - جو اس کے شکم میں ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بچہ بڑا آدمی ہوگا - چنانچہ ایسا ہی ہُوا جب وہ حاکم ہوا - تو اس نے محصول معاف کردیا *

تو کوئی تو وہ زمانہ تھا - کہ اس طرح خوش نصیبی کے فال نکالے جاتے - آج ایک ایک پیسہ کے انگور بکتے ہیں اور لوگ کھاتے ہیں - غرض دنیا کی ہر چیز ترقی پر ہے - اور دنیا اپنی تمام خوبصورتیوں کے ساتھ آگئی ہے - پہلے ایک ادنیٰ مکان اور معمولی غذا اور موٹے لباس پر گذارہ ہوتا تھا - اسوقت آسان تھا کہ لوگ دنیا کی بجائے دین کو اختیار کریں - مگر آج لوگوں کی یہ حالت نہیں - اب لوگوں کو محنت برداشت کرنا ناممکن ہے - اس لیے حضرت مسیح موعود نے احباب کو شرائط بیعت میں داخل کردیا - کیونکہ اب محال تھا کہ لوگ دنیا کو دین کے مقابلہ میں مفید خیال کریں لیکن کوئی شخص کامل نہیں ہو سکتا - جب تک کہ دین کے حقیقی منشاء کے ماتحت دُنیا کو دین کے مقابلہ میں نہ چھوڑے *

جب تک جماعت کے افراد میں یہ خیال اور جذبہ پیدا نہ ہوگا - اسوقت تک حقیقی ترقی حاصل نہ ہوگی - بس چاہیئے کہ کسی کے لیے دین کے موقعہ پر دُنیا روک نہ ہو - آج تو لوگوں کی یہ حالت ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر نماز چھوڑ دیتے ہیں - رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جنگ کے موقعہ پر بھی یہ بات نہ تھی - وہاں تو جنگ میں جاتے وقت اگر کوئی عذر کرتے کہ ہمارا گھر بے پناہ ہے تو مسموع نہ تھا - لیکن یہاں ایک شخص عشاء کی نماز میں نہیں آتا - پُوچھا جائے - تو جواب ملتا ہے کہ بیوی اکیلی ہے اور ڈرتی ہے - نماز میں کیوں نہ آئے - دوکان کے بند ہونے سے گاہک واپس چلے جاتے ہیں - اسی طرح دوسری باتوں میں سُستی ہے - اور بہت تھوڑے ہیں - جو دین کے کام کی اہمیت کو خیال میں لاتے ہیں - چاہیئے یہ کہ ہر جگہ دین مقدم ہو - جب تک یہ حالت نہ ہو - حالت خطرناک ہے - اس لئے میں جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں - کہ اگر وہ خدا تک پہنچنا چاہتے ہیں - اور احمدیت کا پھل چکھنا چاہتے ہیں - تو دین کو دُنیا پر مقدم کریں اور دُنیا کو دین کے ماتحت کردیں - اور اگر یہ نہیں کرینگے - تو ان کے احمدیت اور اسلام کے دعوے فضول ہونگے -

پس جب تک اسلام اور احمدیت کا حقیقی ادب نہ کیا گیا - اسوقت تک یہ سمجھنا کہ ہم احمدی ہیں یہ تمام فضول خواہشیں ہونگی - کیونکہ جب تک عمل نہیں کیا جائیگا کوئی کامیابی نہیں ہوگی *

جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ اب قریب آگیا ہے اور جیسا کہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے اپنی تحریک میں تحریر فرمایا ہے کہ ہمارے جلسہ اللہ تعالیٰ کے جلسے ہیں - اور ان میں شریک ہونا اور ان کے کاروبار میں حصہ لینا بھی حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کے کاموں میں حصہ لینا ہے - پس کون احمدی ہے - جو اس وقت اس جلسہ کی تیاری میں کچھ نہ کچھ کوشش میں نہ لگا ہو - خود شریک ہونے کا سامان کرنا - دوسروں میں شریک جلسہ ہونے کی تحریک کرنا - اخراجات جلسہ کے لیے چندہ کی تحریک اور وصولی میں تکلیف اُٹھا اُٹھا کر حصہ لینا اور قریب و بعید کے دوستوں سے مل جل کر ہر جہت سے اس جلسہ کو کامیاب بنانے اور خود اس جلسہ کے کامیاب حصہ لینے کی کوشش کرنا غرض یہ کام ہیں جو اسوقت ہر دور و نزدیک کے احمدی اصحاب کو در پیش ہیں - اور مخلص احباب کو اسوقت یہی ایک دھن لگی ہوئی ہے جو دوست دُور کے ہیں - ان کو شریک جلسہ ہونے کی اتنی ہی زیادہ فکر ہے کہ بڑے سے بڑے قافلہ لیکر چلیں -

سکرٹری صاحب و ممبران انتظامیہ کمیٹی قادیان میں انتظامی مشکلات کے دور کرنے میں لگے ہوئے ہیں - سامان خریدی جارہی اور مہمانوں کی رہایش اور آرام کی تدبیریں کی جارہی ہیں - لیکچرار اپنے اپنے مضامین اور افسران اپنے اپنے صیغوں کی رپورٹوں کی طیاری میں لگے ہوئے ہیں - دوکاندار اور عام لوگ بھی اپنے انتظام میں ہیں -

اور میں ہوں کہ میری نظر روزانہ ڈاک پر لگی ہوئی ہے کہ کتنے منی آرڈر آتے ہیں - اور کون کون سی جماعتیں اور کون کون احباب اس جلسہ کی تیاری میں بڑھ بڑھ کر حصہ لے رہے ہیں - کیونکہ اگر کوشش کی جائے - تو کہیں بھی احمدی احباب جلسہ کی ضروریات کے مہیا کرنے میں حصہ لینے سے دریغ نہیں کرتے - پس جہاں بھی کوشش کی جاتی ہے - خواہ وہ کیسی ہی جگہ ہو - وہاں سے بروقت روپیہ ضرور پہونچتا ہے - جلسہ کی ضروریات کے لیے کوشش میں اس امر کو ضرور مدنظر رکھا جائے - کہ حتی الوسع اس ہفتہ دو ہفتہ تک روپیہ ضرور بھیجدیا جائے

ہر کام کے لیے انتظام کی ضرورت ہے - اس کے لیے بھی احباب اپنے قرب و جوار میں ضرور دورہ کریں اور جو کچھ اسوقت وہ دست مہیا کرسکتے ہیں - وہ جلد جلد ارسال کرتے رہیں *

بہت سے مرد ہیں اور بہت سی عورتیں ہیں جو گھر بیٹھے اپنے خلوص کی بدولت اپنی توفیق سے بڑھ کر حصہ لینگی - اور بہت سے شریک ہونیوالوں سے بھی ثواب کمانے میں سبقت لے جائینگی -

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

والسلام - نیاز مند عبد المغنی - ناظر بیت المال قادیان

931

درس قرآن کریم کے نوٹ

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایداللہ تعالیٰ بنصرہٖ

(مرتبہ غلام نبی بلانوی)

سورۃ ابراھیم

بقیہ رکوع دوم

(۱۷ - اپریل ۱۹۱۹ء)

ابتداء میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا یہ الہام شائع کیا کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا" اسوقت کتنے لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ مگر اب دیکھو کتنے ہیں۔ گو اب بھی تھوڑے سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن اگر تم شکر کرو گے۔ تو اتنے بڑھ جاؤ گے۔ کہ جیسا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ ایک وقت آئیگا۔ جبکہ دنیا میں احمدی ہی احمدی ہونگے۔ اور دوسرے مذاہب کے لوگ بہت کم اور ادنیٰ حالت میں رہ جائینگے ؞

پھر اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ اگر تم شکر کرو گے۔ تو تمہارے مال۔ اولاد۔ عزت و آبرو میں زیادتی کی جائیگی ؞

ناشکری کا نتیجہ اس کے مقابل میں فرماتا ہے۔ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ۔ اگر تم شکر نہ کرو گے۔ تو سخت عذاب میں گرفتار کئے جاؤ گے۔ یہ بات بھی قانون قدرت میں پائی جاتی ہے۔ خدا کی دی ہوئی طاقتوں کا جو لوگ صحیح استعمال نہیں کرتے۔ اور ان سے کام نہیں لیتے تو وہ ان سے چھین لی جاتی ہیں۔ وہ پاگل مجنون یا اور کسی قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ہندوؤں میں بعض لوگ ہاتھ کو کھڑا کئے رکھتے ہیں۔ ان کا ہاتھ سوکھ کر بالکل بیکار ہو جاتا ہے اور کسی کام کا نہیں رہتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زبانی ناشکر گذاری پر اتنی سزا نہیں ملتی۔ جتنی عملی ناشکر گذاری پر۔ تو در اصل شکر گذاری عملی ہی ہوتی ہے۔ محض زبان سے شکر ادا کرنے کا کوئی نتیجہ نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ مفید ہو سکتا ہے۔

شریعت کے احکام پر چلنا خدا پر احسان نہیں

(۶ - مئی ۱۹۱۹ء)

بہت لوگ دین کے متعلق کوئی کام کر کے یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ نے اس کے نبیوں اور ماموروں پر کوئی احسان کیا ہے۔ ان کے نزدیک نمازوں کا پڑھنا روزے رکھنا۔ حج کرنا۔ زکوٰۃ دینا۔ اللہ پر احسان کرنا ہوتا ہے۔ حالانکہ خدا کی طرف سے کوئی حکم ایسا نازل نہیں ہوا۔ جس پر عمل کرنے سے انسان کی اپنی ذات کو فائدہ نہ ہو۔ نمازیں پڑھنے سے۔ روزے رکھنے سے۔ حج کرنے سے۔ زکوٰۃ دینے سے خدا کی شان میں تو زیادتی نہیں ہوتی۔ یہ اور دوسرے تمام کے تمام کام انسان کی اپنی ہی بہتری کے لئے ہیں۔ لیکن ہمیشہ ایسے ناپاک لوگ ہوتے رہے ہیں۔ کہ جب شریعت آئی ہے۔ تو اس پر عمل کرنا۔ انہوں نے خدا پر احسان کرنا سمجھا ہے۔ مسلمانوں میں بھی بہت لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اگر نماز پڑھنے کے لئے کہا جائے۔ تو کہتے ہیں۔ اللہ نے ہمیں کیا دیا ہے۔ کہ ہم نمازیں پڑھیں۔ روزے رکھیں۔ یہ امراء کا کام ہے۔ جن کو خدا نے سب کچھ دے رکھا ہے۔ اور امراء کہدیتے ہیں کہ ہمیں اور بہت کام کرنے ہیں ہمیں تو دین کے کام کرنے کی فرصت ہی نہیں ہے۔ تو گویا وہ شخص جو غریب ہو کہتا ہے۔ کہ مجھے خدا نے کچھ دیا نہیں۔ اس لئے میں کیوں شریعت کے احکام پر عمل کروں۔ یہ سچ ہو یا نہ۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ ایسا شخص خدا سے سودا کرتا ہے کہ خدا مجھے کچھ دیتا۔ تو میں نماز پڑھتا۔ روزہ رکھتا۔ اور امیر کہتا ہے۔ کہ مجھے اور بہت کام

ہیں۔ گویا جائداد کا انتظام کرنا دولت کا فکر کرنا اس کا خدا پر احسان کرنا ہے کہ اس میں لگا رہتا ہے۔ اور دین کے کاموں کے لئے وقت نہیں نکال سکتا۔ تو ہر شخص اپنے مذاق کے مطابق شریعت کے احکام سے بچنے کیلئے بہانا گھڑ لیتا ہے۔ اور صرف یہی نہیں۔ بلکہ خدا پر احسان رکھنا چاہتا ہے۔ ہاں زبان سے نہیں بلکہ اپنے اعمال سے۔ تو اکثر لوگ ایسے ہیں جو خدا پر احسان جتلاتے ہیں۔ فرمایا۔ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنْ تَكْفُرُوا أَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ خدا کی طرف سے جو امور شریعتیں آتی ہیں ان کے متعلق یہ نہ سمجھو کہ ان کو مان کر تم خدا پر احسان کرتے ہو تمہارا کوئی احسان نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا کا تم پر احسان ہوتا ہے۔ موسیٰ نے کہا اگر تم خدا کی باتوں کا انکار کرو۔ اور تمام جو زمین میں ہیں۔ سب انکار کر دیں تو اللہ کو اس کی کچھ بھی پروا نہیں ہے۔ وہ غنی اور حمید ہے۔

غنی کے معنی ہیں وہ ذات جس کو کسی کی کسی قسم کی احتیاج نہ ہو عام طور پر لوگ غنی کے معنے مالدار کے کرتے ہیں۔ لیکن یہ صحیح نہیں ۔

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝

فرمایا۔ کیا تمہیں پہلے نبیوں کے حال نہیں پہونچے۔ تم سے پہلے قوم نوح عاد۔ ثمود اور ان کے بعد کی قوموں میں نبی گذرے ہیں۔ ان کی مثالوں سے دیکھو کہ مخالفین کا کیا حال ہوا۔ یہ رسول آئے اور اپنی صداقت کے دلائل لائے۔ مگر جن کی طرف بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنے منہ کی طرف لوٹایا۔ اس طرح دو باتوں کے لئے کیا جاتا ہے (۱) جب کوئی بات کر رہا ہو۔ تو اسے چپ کرانے کے لئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کیا جاتا ہے (۲) جب کوئی بیہودہ اور لغو بات کرے۔ تو اس پر حیرت اور استعجاب ظاہر کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

پھر اس کے یہ بھی معنے ہیں کہ نبیوں کے ہاتھوں کو ان کے مونہوں پر لوٹایا۔ کہ بس جی چپ ہو جاؤ ہم تمہاری بات نہیں سننا چاہتے۔ اس میں ان کی حکومت اور جبر پایا جاتا ہے کہ نبیوں ہی کے ہاتھوں سے انہیں چپ کرانے کا اشارہ کیا۔

کفر میں حد سے بڑھنا

وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ

اور کہتے ہیں کہ اگر اللہ کے رسول ہو تو بھی ہم انکار کرتے ہیں۔ یہ انکار میں حد سے بڑھ جانے والوں کی حالت ہوتی ہے۔ جیسا کہ آج کل بھی کئی لوگ حضرت مسیح موعود کے متعلق کہہ دیا کرتے ہیں کہ اگر خدا بھی کہے کہ ان کو مانو تو ہم نہیں مانینگے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری رسالت کو نہیں مان سکتے۔ اور ہمیں اس میں بہت بڑا شک ہے جس کی طرف تم بلاتے ہو ۔

قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ط

نبیوں کی باتیں بہت لطیف ہوتی ہیں۔ اور ان کا جواب ہمیشہ مدلل ہوتا ہے مگر انجیل اور تورات کے جواب نہیں۔ بلکہ قرآن اور حدیث کے جواب۔ اور پھر اس زمانہ میں اس نبی کے جواب جو ہم میں آیا اور ہم نے اس کے جواب سنے ۔

بعثت انبیاء کی ضرورت کا ثبوت

انہوں نے کہا نہ صرف یہ کہ جو بات تم پیش کرتے ہو۔ اس کی صداقت کی کوئی دلیل ہمیں نہیں ملتی۔ بلکہ اس کے خلاف ہمارے پاس دلائل موجود ہیں۔ پھر ہم کس طرح اس کو مان لیں۔ اس کا جو جواب دیا گیا۔ وہ بظاہر ٹھیک نہیں معلوم ہوتا جو یہ ہے۔ کہ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کیا خدا کے متعلق تمہیں یہ شک ہے۔ وہ تو آسمانوں اور زمین کو بنانیوالا ہے یہ جواب بظاہر اس لئے ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ کہ وہ تو خدا کو مانتے تھے اگر مشرک تھے تو بھی خدا کو مانتے اور اس کے ساتھ اوروں کو شریک کہتے تھے پھر ان کے متعلق یہ کہنا کہ کیا خدا کے متعلق شک ہے۔ بظاہر درست نظر نہیں آتا۔ مگر بات اصل یہ ہے۔ کہ خدا کی طرف سے جو لوگ آتے ہیں ان کا انکار دو ہی وجہ سے کیا جا سکتا ہے یا تو اس لئے کہ بندوں میں کوئی نقص نہ ہو۔ اور انہیں خدا کے کسی فرستادہ کی ضرورت نہ ہو یا اس لئے کہ خدا میں نقص ہو۔ اور وہ کسی کو مخلوق کی اصلاح کے لئے بھیج نہ سکتا ہو۔ تیسری کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یا تو رسول تب نہیں آ سکتے۔ جبکہ بندے نیک اور متقی ہوں۔ خدا تعالےٰ کے کسی حکم کی نافرمانی کرنیوالے نہ ہوں۔ یا تب کہ بندے تو خراب ہوں۔ ان کی حالت تو ردی اور ناقص ہو۔ مگر خدا میں طاقت نہ ہو کہ کسی کو انکی ہدایت کے لئے بھیجے۔ پس ان لوگوں نے جب رسالت کا انکار کیا۔ تو انہیں یہ جواب دیا گیا کہ یا تو تم میں کوئی برائی اور نقص نہیں یا خدا میں نقص ہے۔ لیکن تمہارے بُرے ہوتے میں تو کوئی شک ہی نہیں۔ اس لئے اس میں بھی شک نہیں کہ تم رسول کے محتاج ہو۔ باقی رہا یہ کہ خدا میں نقص ہو۔ اس کے متعلق کیا تم دیکھ نہیں سکتے۔ کہ اس نے آسمان اور زمین کو بنایا ہے۔ یعنی کیا تم سمجھتے ہو کہ ایسے خدا میں جس نے زمین و آسمان کا اتنا بڑا انتظام کیا ہوا ہے۔ انسانوں کی ہدایت کے لئے کسی کو بھیجنے کی طاقت نہیں ہے۔ تم زمین اور آسمانوں کے انتظام کو دیکھ کر سمجھ سکتے ہو۔ کہ خدا کے لئے تمہاری ہدایت کے سامان مہیا کرنا اور رسولوں کو بھیجنا کوئی مشکل نہیں۔ اور وہ جب ضرورت سمجھتا ہے۔ اسوقت بھیجتا ہے ۔

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰنَا سُبُلَنَا

خدا تعالیٰ پر توکل رکھنا مومنوں کا شیوہ ہے

کیا وجہ ہے ہم توکل نہ کریں اللہ پر۔ جبکہ ہم خدا کے بڑے بڑے نشان اور فضل دیکھ چکے ہیں۔

توکل یعنی بھروسہ دو طرح سے ہوتا ہے۔ ایک مشاہدہ سے۔ دوسرے عقل سے۔ عقل سے تو اس طرح ہوتا ہے کہ انسان سمجھ لیتا ہے۔ کہ فلاں اس قابل ہے کہ اسپر اعتبار کر لوں۔ اور مشاہدہ سے اس طرح کہ جب ایک شخص سے متعدد بار کام پڑ چکا ہو۔ اور اس نے ہر بار کر دیا ہو۔ تو انسان دیکھتا ہے کہ یہ شخص چونکہ ہمیشہ میرا کام کرتا ہے۔ اس لئے اسپر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ کہ فلاں کام بھی کر دیگا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب کوئی رسول دنیا میں آتا ہے۔ اور جو لوگ اسپر ایمان لاتے ہیں۔ انہیں کامیابی کے بڑے بڑے وعدے دئے جاتے ہیں۔ تو گو اسوقت کے لحاظ سے ان وعدوں کا پورا ہونا محال نظر آتا ہے۔ لیکن وہ یہی کہتے ہیں کہ کیا وجہ کہ ہم خدا پر بھروسہ نہ کریں۔ توکل اور امیدوں کا انحصار نہ رکھیں۔ اس نے ہمیں خود وہ رستہ بتایا ہے۔ جسپر چل کر ہم کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

اس سے پہلی آیت میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ کہ اللہ پر مومنوں کو توکل رکھنا چاہیئے۔ اور اس میں فرمایا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ کہ توکل کرنے والوں کو اللہ پر توکل کرنا چاہیئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مومن تو ان کو کہا ہے۔ جنہوں نے ابھی کوئی نشان نہیں دیکھا تھا۔ صرف ایمان ہی رکھتے تھے۔ لیکن دوسرے موقعہ پر چونکہ نشان دیکھ چکے تھے۔ اور وہ اسی پر بھروسہ رکھتے تھے۔ اس لئے فرمایا۔ بھروسہ رکھنے والوں کو خدا پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے سوا کسی پر توکل ہو ہی نہیں سکتا ؏

رکوع سوم

(۱۲۔ مئی ۱۹۱۹ء)

جبر سے کام لینا کمزوری کی علامت ہے

ہمیشہ جو لوگ راستی اور حق سے دُور ہوتے ہیں وہ جبر سے کام لینا چاہتے ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے۔ کہ انسان عموماً جب کسی بات کو دلائل سے ثابت نہیں کر سکتا۔ تو پھر زور اور غصہ سے کام لینا چاہتا ہے۔ جو لوگ زور سے کام لے سکتے ہیں وہ تو زور سے لیتے ہیں۔ اور جو اس سے نہیں لے سکتے۔ وہ غصہ سے اپنا بخار نکال لیتے ہیں۔ ہمیشہ دیکھو جب کوئی انسان دلائل کے مقابلہ سے عاجز ہو جاتا ہے۔ اور مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تو گالیاں دینے لگ جاتا ہے۔ اگرچہ گالیوں کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ مگر یہ دلیل ہوتی ہے۔ اس بات کی کہ وہ مقابلہ سے ہار کر طیش میں آ گیا ہے۔ اور جسمیں طاقت ہوتی ہے۔ وہ جبر سے کام لیتا ہے۔ لوگ عام طور پر خیال کرتے ہیں کہ کسی کا جبر اور زبردستی کرنا اس کے طاقت ور ہونے کی علامت ہے۔ حالانکہ درحقیقت یہ اس کے ضعف اور کمزوری کی نشانی ہوتی ہے۔ لوگوں کو یہ غلطی اس لئے لگی ہے۔ کہ انہوں نے طاقت کا مفہوم غلط سمجھا ہوا ہے۔ دراصل یہ ضعف ہوتا ہے۔ کیونکہ قوت ایسی چیز ہے کہ دوسرا خود بخود اُسے محسوس کر لیتا ہے۔ اس کو مجبور کرنے اور زور دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ جانوروں تک بھی محسوس کر لیتے ہیں۔ آپ لوگوں نے دیکھا ہو گا کہ بیل۔ کتے۔ بلیاں وغیرہ جب ایک دوسرے کے مقابلہ پر لڑنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو اول ایک دوسرے کو عجیب انداز سے دیکھتے ہیں۔ اور کچھ اپنی زبان میں کہتے بھی ہیں۔ اور بہت کم ہوتا ہے۔ کہ ایک دوسرے سے لڑتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ جن جانوروں کو بعض سنگ دل لوگوں نے لڑنا سکھایا ہوتا ہے۔ اور یہ اور بات ہے۔ کیونکہ وہ اس طرح لڑنے کے لئے سکھائے جاتے ہیں۔ جس طرح طوطے کو بولنا سکھایا جاتا ہے۔ جسمیں ان کی اپنی منشاء کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ تو جانوروں کی بھی آپس میں شاذ ہی لڑائی ہوتی ہے۔ وہ کیوں نہیں لڑتے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ وہ لڑنے سے قبل ہی ایک دوسرے کی طاقت محسوس کر لیتے ہیں۔ مثلاً دو بلیاں جب مقابلہ پر آ کر غراتی ہیں۔ تو ایک ان میں سے دُم دبا کر پیچھے ہٹ جاتی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ دوسری کی طاقت کو اپنی طاقت سے زیادہ محسوس کر لیتی ہے۔ تو طاقت کو کمزور خود محسوس کر لیتا ہے۔ اور وہ طاقت ہی کیا ہے۔ جو خود بخود محسوس نہ ہو۔ لیکن عام طور پر لوگوں نے طاقت کے معنے جبر رکھا ہوا ہے۔ جو کہ غلطی ہے دراصل طاقت کے معنے یہ نہیں کہ کسی انسان کے پٹھے ایسے مضبوط ہوں۔ کہ وہ دوسروں سے لڑ کر اور انہیں مجبور کر کے اپنی بات منوا سکے۔ انسان کو ایک دوسرے پر فضیلت۔ تدبر۔ غور اور فکر کی وجہ سے ہے۔ اس لئے کسی انسان کی طاقت یہی ہے کہ وہ غور۔ فکر اور عقل میں دوسروں سے بڑھا ہوا ہو۔ اور ایسے زبردست اور مضبوط دلائل رکھتا ہو۔ جن کا مخالف مقابلہ نہ کر سکے۔ تو یہ بہت غلط مفہوم ہے۔ کہ جسمانی زور اور قوت والے کو طاقتور کہا جائے۔ دیکھو جس قدر بڑے بڑے بادشاہ گذرے ہیں۔ اور جن کی لاکھوں اور کروڑوں انسانوں پر حکومت رہی ہے۔ ان کی جسمانی طاقت سب سے بڑھی ہوئی نہ تھی۔ اور نہ وہ اپنے زور سے لوگوں سے اطاعت کراتے تھے۔ بلکہ وہ اپنی خوبیوں اور اعلیٰ صفات کے ذریعہ دوسروں پر حکومت کرتے تھے۔ تو جو درحقیقت طاقت ہے۔ وہ خود بخود محسوس ہوتی ہے۔ اس کے لئے کسی کو مجبور کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دیکھو سکندر اعظم جو بہت بڑا مشہور حکمران گذرا ہے۔ وہ کوئی جسم اور زور کے لحاظ سے حکومت نہیں کرتا تھا۔ بلکہ اپنی خوبیوں کے ذریعہ کرتا تھا۔ اس کی آبائی حکومت تو بہت چھوٹی سی تھی۔ باقی اس نے خود حاصل کی تھی۔ لیکن اس طرح نہیں کہ اپنی فوجوں کو مجبور کر کے وہ حملہ کرتا تھا۔ اور اپنی قوت سے انہیں پکڑ پکڑ کر لڑاتا تھا۔ بلکہ اپنی

خوبیوں کی وجہ سے اپنے لوگوں پر حکومت کرتا تھا۔ اس سے بھی بڑھکر نپولین تھا اس کے پاس تو آبائی حکومت بھی کچھ نہ تھی۔ کوئی بڑا قدآور اور طاقتور نہ تھا۔ لیکن اس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ اس کے مقابلہ پر جو پشتینی بادشاہ آتے۔ ان کی فوجیں انہیں چھوڑکر اس کی طرف آجاتیں۔ پھر جب پہلی بار اُسے ایلبا میں قید کیا گیا۔ اور وہاں سے واپس آیا۔ تو اس کے مقابلہ کے لئے ایسے لوگوں کو بھیجا گیا۔ جن پر بادشاہ کو بڑا اعتماد تھا۔ علاوہ ازیں ان سے پختہ عہد لیا گیا۔ کہ نپولین کے ساتھ نہ مل جائینگے۔ لیکن جب سامنا ہوا۔ تو نپولین اپنے چند ایک آدمیوں میں سے تن تنہا نکلکر لشکر کے سامنے آ گیا۔ اور سینہ تان کر کہنے لگا۔ لو اپنے شہنشاہ کو مار ڈالو۔ ان الفاظ کا اس لشکر پر جو اس کے ساتھ لڑنے اور مارنے کے لئے آیا تھا۔ ایسا اثر ہوا۔ کہ سب نے اپنی بھری ہوئی بندوقوں کا مُونھ اُوپر کرکے ہوا میں چلا دیں۔ اور اس کے ساتھ شامل ہو گئے۔ یہ اصلی اور حقیقی طاقت ہوتی ہے۔ پس جن میں واقعہ میں طاقت ہوتی ہے۔ وہ جبر سے کام نہیں لیا کرتے کیونکہ جبر کرنا کمزوری کی علامت ہوتی ہے۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جبر کرنے والے میں طاقت نہیں ہے۔ کہ دلائل سے منوا سکے ٭

نبیوں کا مقابلہ کرنیوالے جبر سے کام لیتے ہیں

نبیوں کا مقابلہ کرنیوالے چونکہ ہمیشہ ناراستی اور باطل پر ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ جبر سے کام لیتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقابلہ میں جب کفار کو دلائل کی طاقت نہ رہی۔ تو اُنہوں نے جبر سے کام لینا شروع کر دیا۔ اور دُکھ دینے لگ گئے۔ کیونکہ وہ دیکھتے تھے۔ کہ رُوحانی طور پر ہم اس کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اور نہ اس کے سامنے ہو سکتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور تقدس کا ان پر اس قدر رُعب تھا۔ کہ لکھا ہے۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا۔ اور آکر کہنے لگا۔ آپ کمزوروں کے حقوق زبردستوں سے دلاتے ہیں۔ میری بھی مدد کیجئے۔ میرے روپے ابوجہل نے دینے ہیں۔ لیکن دیتا نہیں۔ آپ اس سے دلا دیں۔ آپ نے فرمایا۔ آؤ! میں تمہارے ساتھ اس کے پاس چلتا ہوں۔ چنانچہ اس کے ساتھ ابوجہل کے گھر گئے۔ اور جاکر اسے آواز دی۔ جب وہ باہر آیا۔ تو آپ نے فرمایا تم نے اس شخص کے روپے دینے ہیں۔ اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا۔ پھر دیتا کیوں نہیں۔ کہنے لگا۔ ابھی دے دیتا ہوں۔ اور دے دئے۔ بعد میں اس کے ساتھی اسپر ہنسے کہ اس نے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ڈر کر روپے دیدئے۔ اس نے کہا میں کیا کرتا۔ اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دو اُونٹ مُنہ کھولے کھانے کو تیار ہیں۔ اگر میں نے ذرا بھی انکار کیا۔ تو مجھے چیر کر کھا جائینگے ٭

تو یہ حقیقی رُعب اور طاقت تھی۔ جب کفار نے دیکھ لیا کہ وہ سامنے آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ تو جبر پر اُتر آئے۔ اور طرح طرح سے تکلیفیں دینے لگ گئے پس انسان جبر کی طرف ہمیشہ کمزوری کی وجہ سے آتا ہے نہ کہ طاقت سے اور قوت کے باعث۔ یہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّکُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ط رُسولوں کے مقابلہ میں جب دلائل سے رہ گئے۔ تو انہوں نے کہدیا۔ ہم تمہاری باتیں نہیں سننا چاہتے۔ اب یا تو ہماری بات کو مان کر ہمارے مذہب میں داخل ہو جاؤ۔ یا ہم تمہیں یہاں سے نکال دینگے ٭

اقراری مجرم

دیکھو یہ ان کی کمزوری سے جبر پیدا ہو رہا ہے۔ اگر وہ دلائل سے منوا سکتے۔ تو کیوں ایسا کہتے۔ وہ کہتے ہیں ہم تم کو اپنی زمین سے نکال دینگے۔ گویا اس کا یہ مطلب ہوا۔ کہ جس کی زمین ہو اسی کا مذہب اختیار کرکے رہنا چاہیئے۔ ورنہ نکل جانا چاہیئے۔ اس بات کا انہی کے مُنہ سے اقرار کرایا گیا ہے۔ کیونکہ آگے ان کو یہی سزا دی جانی تھی کہ زمین تو اللہ کی ہے۔ اس لئے یا تو تم اس کا سچا مذہب قبول کرو یا نکل جاؤ یہ اقراری مجرم بنایا ہے ٭

عود کے دو معنے ہیں (۱) لوٹ جانا (۲) ہو جانا۔

(۱۴- مئی ۱۹۱۹ء)

پہلے بتایا گیا ہے۔ کہ کفار نے نبیوں سے کہا۔ کہ یا تو ہماری زمین سے نکل جاؤ۔ یا تم ہمارے مذہب کو اختیار کرلو۔ اس طرح گویا انہوں نے خود دعوےٰ کر لیا۔ کہ جس کا ملک ہو۔ اسی کا ہم عقیدہ ہو کر رہنا چاہیئے۔ اگر اس کے خلاف کریں۔ تو اس کا حق ہے کہ نکال دے۔ اسپر خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ فَاَوْحٰٓی اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِکَنَّ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَلَنُسْکِنَنَّکُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ط ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَخَافَ وَعِیْدِ ۝

پس وحی کی ان انبیاء کی طرف اُن کے رب نے کہ ہم ظالموں کو ضرور ہلاک کرینگے۔ اور ان کے بعد تم کو اس زمین میں بسائینگے۔ یہ وعدہ اس کے لئے ہے۔ جو مقام سے ڈرتا ہے۔ مقام کے دو معنے ہیں (۱) قیام (۲) جائے قیام۔ اس لحاظ سے یہ معنے ہوئے۔ (۱) خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ جو میرے مقام سے۔ یعنی میدان حشر سے۔ قیامت سے۔ سزا جزا کے دن سے خوف کرتا ہے۔ اس کو یہ بات حاصل ہو گی (۲) وہ شخص جو خدا کو جانتا ہے کہ میرے اُوپر کھڑا ہے۔ اور جو کچھ میں کرتا ہوں اُسے دیکھ رہا ہے۔ اس سے یہ وعدہ پورا کیا جائیگا

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ۝

نبیوں کی عادت ہوتی ہے کہ خدا کی بات کو پورا کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ نادان کہتے ہیں کہ جب خدا نے کہدیا ہے کہ فلاں بات ہو جائیگی تو پھر کوشش کی کیا ضرورت ہے۔ کیا خدا بھی جھوٹ بولتا ہے کہ سمجھا جائے کہ جو کچھ اس نے کہا۔ وہ یونہی کہدیا۔ اس طرح ہوگا نہیں + ایسے لوگ

جلسہ کا موقع ہے

احباب اپنے اپنے مقامات پر تو دورہ فرمائینگے ہی مگر خاص ضروریات کے باعث ریاست پٹیالہ و دیگر مقامات میں مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری دورہ کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ مولوی صاحب اپنے وعظ و نصائح سے ہر جگہ احباب کو مستفید فرمائینگے۔ اطلاع عام کیلئے ان کے دورہ کا پروگرام ذیل میں دیا جاتا ہے جس پر انشاء اللہ تعالیٰ وہ حتی الوسع پابند رہنے کی کوشش فرمائینگے۔

۲۳ر نومبر سرہندسی - ۲۴ - ہرنس پورہ - ۲۵ - ۲۶ - خانپور ۲۸ لغایت یکم دسمبر سامانہ مع قرب و جوار - ۲ - دسمبر سنور - ۳ و ۴ دسمبر پٹیالہ - ۵ و ۶ نابھہ - ۷ - رام پور - ۸ - ۹ - شام ۱۰ لغایت ۱۳ - دسمبر - راجپورہ - بنوڑ - بسراور - ۱۵ - ۱۶ دسمبر اٹھوال ضلع گورداسپور - ۱۷ ر کو قادیان واپس پہنچ جائینگے

عبدالمغنی - ناظر بیت المال قادیان

ایک مولوی صاحب کے متعلق اعلان

ایک صاحب جو اپنا نام مولوی عبدالسلام اور وطن نگینہ ضلع سہارنپور بتلاتے تھے۔ پچھلے دنوں قادیان میں آئے اور ظاہر کیا کہ میں تحقیق کے لئے آیا ہوں۔ ہفتہ سوا ہفتہ یہاں رہے۔ ان کی نشست زیادہ تر محمد یامین صاحب (سہارنپوری) تاجر کتب قادیان کی دوکان پر تھی۔ آخر یہاں سے چلے گئے۔ اور امرتسر کے احباب سے ملے۔ ان کو کتابیں دکھائیں کہ میں قادیان سے یہ کتابیں خرید کر لایا ہوں۔ اب میرے پاس زادراہ نہیں۔ اس کا انتظام کر دو۔ اتفاق سے محمد یامین صاحب بھی پہنچ گئے۔ ان کو دیکھتے ہی ان کے حواس غائب ہونے لگے۔ کتابوں کے متعلق سوال کیا تو کہنے لگے۔ کہ میرے پاس کوئی کتاب نہیں۔ آخر تحقیق پر معلوم ہوا۔ کہ محمد یامین صاحب کی دوکان سے دس پندرہ روپیہ کی کتب سرقہ کر کے لے گئے ہیں وہ کتب ان سے بمشکل مل گئیں۔ احباب ان مولوی صاحب سے ہوشیار رہیں اور انکی کسی درخواست پر توجہ نہ کریں۔ عمر انکی تیس برس کے قریب ہے لمبا قد۔ رنگت سانولی اور لباس مولویانہ لباکرتا ہے۔

ممالکِ غیر کی خبریں

سزا یافتگان پنجاب (لنڈن ۱۲- نومبر) کرنل ویجوڈ کے سوال کے جواب میں مسٹر مانٹیگو نے فرمایا۔ کہ شورش پنجاب کے سزا یافتگان کی سزاؤں میں تخفیف مزید کرنے کی سردست کوئی تجویز نہیں ہے۔ جب تک ہنٹر کمیٹی سفارش نہ کرے۔ جس کو اختیار حاصل ہے۔ کہ سزاؤں کی از سر نو نگرانی کئے جانے کی سفارش کرے۔ اور کہا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند کی مانند اس معاملہ میں اختلاف رائے ہے۔ اور میں گورنمنٹ کی مرضی اور رضامندی میں دست درازی کرنا نہیں چاہتا ✤

پریزیڈنٹ فرانس لنڈن میں ۱۱- نومبر کی صبح کو شہر لنڈن کی طرف سے پریزیڈنٹ پوانکارہ کا خیر مقدم بے حد تپاک کے ساتھ کیا گیا۔ پریزیڈنٹ کے استقبال پر فرانسیسی حلقے بہت محظوظ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آج تک کسی بادشاہ کا بھی ایسا پُرجوش خیر مقدم نہیں ہوا ✤

کوائف روس (لنڈن ۱۱- نومبر) فوجی مضمون نگار خیال کرتے ہیں کہ جنرل جوڈینچ موسم سرما میں جارحانہ پہلو اب اختیار نہ کر سکیگا۔ جنوبی محاذ پر کاکیس فوج کی نقل و حرکت دونگا کے دائیں کنارہ پر کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ جنرل ڈینکن کی فوج سیوکس کے مغرب میں پیشقدمی کر رہی ہے۔ لیکن دور مغرب میں دالنیٹر فوج ڈونا کے جنوبی کنارہ پر ہٹ آئی ہے۔ استھونیا۔ لیٹش اور لیتھونیا اور پولینڈ اور فنلینڈ والے بالشویکوں کے ساتھ عارضی صلح کرنے کے لئے باہم مشورہ کر رہے ہیں ✤

مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ برٹش فوج کے روس میں کل ۸۷۸ آدمی ہلاک و مجروح ہوئے ہیں جنمیں سے ہلاک شدگان کی تعداد ۱۸۱ ہے۔ برٹش لیبر پارٹی اور لیبر پارلیمنٹری کمیٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ روس سے تمام برٹش بری۔ بحری ہوائی فوج واپس منگائی جائے۔ اور کسی قسم کی مدد بالشویکوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے نہ بھیجی جائے ✤

رومانیا کا لیت و لعل ۱۱- نومبر۔ کوپن ہیگن کا ایک تار راوی ہے۔ کہ روما کا ایک دستہ فوج بوڈاپسٹ کے ہیڈ کسٹم آفس میں آیا۔ اور اس نے ۲۴ کروڑ کرون پر قبضہ کر لیا۔ سپریم کونسل نے قرار دیا ہے کہ رومانیا کا جواب تسلی بخش نہیں ہے۔ رومانوی ہتھیس کو واپس جانے پر رضامند ہیں۔ لیکن عارضی صلح کی شرائط کے مطابق جو سرحد مقرر کی گئی تھی۔ اس کو منظور نہیں کرتے۔ آخری خبر یہ ہے۔ کہ رومانوی گورنمنٹ نے سپریم کونسل کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ صلحنامہ کی کمل شرائط پر دستخط کرنے کو آمادہ ہے۔

بلگیریا نے شرائط قبول کیں (پیرس ۱۲- نومبر) بلگیریا نے سپریم کونسل کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ صلحنامہ پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہے۔ غالباً ہفتہ آیندہ میں یہ رسم ادا کی جائیگی۔ بلگیریا کا وزیر اعظم صوفیہ سے پیرس کی طرف روانہ ہو گیا ہے ✤

بالشویکوں کی کامیابیاں (لنڈن ۱۳- نومبر) معتبر ذرائع سے بیان کیا گیا ہے کہ مغربی روس میں جنرل جوڈینچ کا وہ خطرہ جو اُسے درپیش تھا۔ دور ہو گیا۔ اگرچہ پٹروگراڈ پر دوسرا حملہ امسال ناکام رہا۔ جنوبی روس میں بالشویکوں کا جوابی حملہ ۲۰۰ میل کے محاذ پر اکثر علاقوں میں معقول کامیابی حاصل کر رہا ہے۔ جنرل ڈینکن نے بہت سے آدمی اور سامان گرفتار کیا ہے۔ مشرقی روس میں حالت نازک ہے۔ سائبیرین فوج ابھی تک ۲۳۰ میل کے محاذ پر پسپا ہو رہی ہے۔ سُرخ فوج کا ہراول اومسک سے ۸۰ میل تک پہونچ گیا ہے ✤

مسئلہ ٹرکی (لنڈن ۱۲- نومبر) دارالعوام میں کپتان جوڈین کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر بونر لا نے کہا کہ ٹرکی کے ساتھ صلحنامہ کو طے کرنے میں تاخیر اس لئے واقع ہوئی ہے کہ امریکہ نے ابھی تک فیصلہ نہیں کیا کہ آیا وہ سابق ترکی سلطنت کے باشندوں کی حفاظت کی ذمہ داری میں اسوقت تک شریک رہنا پسند کریگی۔ جب تک وہ لوگ تنہا رہنے کے قابل بنجائیں ✤

جرمن سامان انگلستان میں (لنڈن ۱۳- نومبر) اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۱- نومبر ۱۹۱۸ء سے ۳۱- اکتوبر ۱۹۱۹ء تک جرمن نے انگلستان کو ایک کروڑ ساٹھ لاکھ پونڈ کا سامان بھیجا ہے ✤

ہندوستان کی خبریں

آل انڈیا خلافت کانفرنس ۲۳ر نومبر کو آل انڈیا خلافت کانفرنس کے نام سے دہلی میں ایک جلسہ ہونا قرار پایا ہے۔

دہلی میں حکام کا اجتماع صوبجات کے گورنرز اور دیگر افسران انتظامی وسط ماہ جنوری ۱۹۲۰ء میں بمقام دہلی مجتمع ہونگے ✤

ایک جج کی لاش مسٹر جسٹس اٹکنسن جج ہائیکورٹ پٹنہ کی لاش ستنا اور جبلپور کے درمیان اتوار کی شب کو ریلوے لائن پر ملی ✤

ہز اکسلنسی لکھنؤ میں لکھنؤ میونسپلٹی نے جب پیر کے دن ہز اکسلنسی کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جسمیں نئی یونیورسٹیوں کی تجاویز کا تذکرہ تھا۔ تو ہز اکسلنسی نے یقین دلایا کہ ان سکیموں پر غور کی جائیگی۔ ہز اکسلنسی نے پرائمری اور صنعت و حرفت کی تعلیم پر زور دیا۔ اور بچوں کے لئے دہلی میں ایک ایسوسی ایشن کے قیام کی طرف توجہ دلائی ✤

لارڈ سنہا کی افواہ گورنری لارڈ سنہا کے متعلق افواہ ہے کہ وہ گورنر بنگال مقرر ہونگے لیکن اخبار کیپٹل کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ میں نے مسٹر بومنجی سے جو حال ہی میں انگلستان سے واپس آئے ہیں۔ اس خبر کی صحت کے متعلق دریافت کیا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ لارڈ سنہا کے لئے گورنری بنگال کا عہدہ کوئی محال نہیں مگر میرا خیال ہے کہ وہ گورنری بنگال کو پسند نہیں کرینگے۔ ولایت کے اکثر حلقوں میں یہ خیال ہے کہ لارڈ چیمسفورڈ ... [illegible] ہونگے۔ اور [illegible] گورنر بمبئی

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)